

## ڈاکٹر سید تقی عابدی کی نذر

اے دیدہ دیدہ دریا، اے شمع بزمِ ناقداں  
اے انتخابِ عاقلان، مجھڑ مسلوٹے تلتہ داں

اے راز دارِ آگہی، داتاے نطفِ باطن  
اے تازشِ دیوانگی، اے شاید دانشوران

ہے ذات تیری بالیقین، ایسی نگارش کی امیں  
جس کی فصاحت ہے زمین، جس کی بلاغت آسماں

فکر و فکر کہ ہے تری جن سے بعیرت کچھ مل  
بیشک دبیر و میرانیس ہیں تاجِ فرقِ شاعران

ہے دفترِ صد آگہی، گنجینے دانشوری  
ہر کاوشِ علمی تری اپنی جگہ نقشِ گراں

شادابِ کثرتِ علم و فنِ سہمی مسلسل سے ہے گر  
کیا کیا ہیں شاخِ سدرہ پر نیرے علم کے اشیاں

ایجاز ہے تیغِ گہر، تفصیل ہے روشن سحر  
بر صوف شاخِ بانمزد، اوراق ہیں باغِ جاں

تایفِ تازہ طرز کی نے تیری پڑھی سید تقی!  
احساس کو اظہار کی ہے مل گئی شعری زبان

میری! السلام علیکم

بس آپ کی کتاب پڑھنے کے لیے آج ہی کچھ اشعار جوئے۔ پیش خدمت ہیں۔

تاریخ: ۱۰/۱۰/۲۰۱۰ء پر مضمون: اس ٹیکسٹ پر نئے دستاں وقت کے مطابق ۳۱/۱۰/۲۰۱۰ء تک شائع ہو۔

تاریخ: ۱۰/۱۰/۲۰۱۰ء پر مضمون: اس ٹیکسٹ پر نئے دستاں وقت کے مطابق ۳۱/۱۰/۲۰۱۰ء تک شائع ہو۔